KERALA SCHOOL KALOLSAVAM
PROGRAMME COMMITTEE

KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2016-17

KANNUR - 2017 JANUARY 16-22

Code No.

335

"وہ میرا جگری دوست تھا.....!"

"رحیم..... رحیم..... تم کہاں ہو بیٹا؟ میں کتنی دیر تک آپ کو بلاتی ہے۔ تم نہیں سنا" امی نے کہا۔ امی کی آواز سن کر رحیم نے آنکھوں کھولا۔ ایک نئی صبح بھی آئی ہے۔ آج کیا کیا کروں؟ رحیم نے سوچا۔ "اے خدا آج ایک اچھا دن دیجیے"۔ خدا سے دعا کرکے رحیم نے پلنگ سے نیچے اترا۔ امی کے پاس جاکر ایک چائے بھی پیتے ہوئے وہ نہانے کے لیے گیا۔ کسی گیت گنگناتے ہوئے وہ نہانے کے بعد آیا۔ امی اور ابا سے کہکر وہ سکول کی طرف چلا۔

رحیم پانچویں میں پڑھتا ہے۔ وہ خوب سے پڑھتا تھا۔ لیکن وہ ایک غریبی پروار سے آتا ہے۔ اسلیے اس کو کوئی دوست نہ تھا۔ کیوں کہ اس کے ساتھ

بڑھتے سبھی بچے امیر پروار سے آئے تھے - اس بچوں کو رحیم سے کوئی بات بتانے کو بھی پسند نہ تھا - اسلیے رحیم کو بہت غم تھا -

آج رحیم نے سبھی دن کے جیسے سکول گیا - آج بھی کوئی بچے ان سے نہ بات کرتی - اس وقت باہر سے ایک آواز سنا - "ٹیچر، میں اندر جاؤں ؟" ایک ننی آواز نے رحیم کو بلایا - وہ باہر میں دیکھا - نیا آواز کے جیسے ایک نیا مکھ -

" اندر میں آؤ - دیکھو بچو..... یہ ہماری نیا دوست ہے - اس کا نام ہے سلمان - سلمان، تم نے رحیم کے پاس بیٹھو..." ٹیچر نے کہا - رحیم کو بہت خوشی آئی - کیوں کہ ابھی تک کوئی ان کے پاس نہ بیٹھا تھا - لیکن آج ایک نیا بچہ ان کے ساتھ بیٹھا ہے - لیکن وہ بہت غم تھی - کیوں کہ اس بچہ ان سے بات کرون ہے نا ؟

صبح کے وقت چلی گئی - کھانا کھانے کے وقت آیا - سبھی بچے اپنی جگہ پر بیٹھے کھانا کھایا - لیکن دو بچے اپنی جگہ پر بیٹھی کسی سوچ رہی تھی -

"آپ کا نام کیا ہے؟" اچانک ایک آواز نے رحیم کو بلایا۔ رحیم نے ڈرتے ہوئے کہا "میرا..... میرا.....نام...رحیم"

"اچھا نام ہے۔ آپ کیوں یہاں اکیلا بیٹھتا ہے؟ آپ کو کوئی دوست نہیں؟" سلمان نے حیران سے پوچھا۔

"مجھے کوئی دوست نہیں۔ کس کو میری ساتھ چلنا پسند نہیں ہے" رحیم نے غم سے کہا۔ "کیوں رحیم؟ مجھ کو لگا کہ آپ ایک اچھا بچہ ہے۔" سلمان نے پوچھا۔

"کوئی نہیں سلمان۔ میں ایک غریبی پروار کے بچہ ہوں اسلیے میری ساتھ چلنا ان کو پسند نہیں۔" رحیم کے آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگی۔ "مت دکھ کرنا میرا دوست۔" 'میرا دوست'، یہ سنتے ہی رحیم کو خوشی آئی۔ کیوں کہ ابھی تک کوئی ان کو ایک دوست کی طرح نہ بلائی تھی۔ آج ایک نیا بچہ آپ کو دوست کہلاتا ہے۔

سلمان نے کہنے لگا: "غریبی کس کا غلطی نہیں۔ غریبی کو ہم کیوں ڈرتا ہے؟ رحیم تم مت دکھ کرنا۔

ابھی تک آپ کو کوئی دوست نہیں تھا۔ لیکن آج سے
آپ کو ایک نیا دوست کو ملا ہے۔ آج سے میں ہوں آپ
کا دوست۔ میرا ابا کے پاس بہت پیسہ ہے۔ وہ
بدمینٹن میں نوکری کرتا ہے۔ لیکن غریبی کو مدد کرنا ہم کو
بہت پسند ہے۔" سلمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک
بھی کہا 'آج سے تم ہے میرا جگری دوست۔ سمجھا۔
آؤ، ہم کو ایک ساتھ کھانا کھائیں"۔ اس سب کہہ کر
رحیم کے ہاتھ کھینچ کر سلمان نے آگے چلا۔

وہ دن ایک اچھا دن تھا۔ رحیم کا دل بھی سبھی
دن رہنے ایک دن۔ نیا دوست سلمان کے بارے اس دن
رحیم نے ایسا کہا" امی.... امی.... تم سنتا ہے نا؟ آج مجھ
کو ایک سونا ملا۔" "کیا کہنا ہے رحیم؟ آپ کو
سونا ملا؟ تم اس سونا سے کیا کیا؟" امی نے
حیران سے پوچھا۔

" امی، یہ تم جاننے کی طرح ایک سونا نہیں۔
یہ مجھ کو آج سکول سے ملی ایک دولت ہے۔ ایک نیا

PROGRAMME COMMITTEE

دوست - اس کا نام ہے سلمان -"

امّی نے کہا " اسلیے آپ کیوں اتنی خوش ہے؟ " امّی ،
ابھی تک کوئی بچے مجھ سے نہ بات کرتا تھا - لیکن آج ایک
نیا بچہ میری دکھ سب سمجھ کر مجھ سے بات کیا - غریبی
کی وجہ سے کوئی بھی میری ساتھ چلتا نہیں تھا - لیکن ایک
بچہ میرا ساتھ پہلا بار چلا - اسے سے بہت مجھے کوئی خوشی
نہیں " وہ روتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اندر ہی چلا -
امّی نے آنکھ سے آتی آنسو پونچھ کر خدا سے شکریہ
کہا -

آج سے رحیم کو ایک نئی دوست کو ملا - اگلی دن
سے رحیم اور سلمان ایک ساتھ چلا ، ایک ساتھ پڑھا ، کھیلا
اور خوشی و دکھ بانٹھا - سلمان کے امّی اور ابّا کو رحیم
سے بہت پیار تھے - وہ رحیم کو اپنی بیٹا سلمان کا جیسا
دیکھا - رحیم کو کوئی پیسہ کی ضرورت آتے ہے تو سلمان
کا ابّا اس پیسہ دیا تھا - اسی طرح سلمان اور رحیم
ایک ساتھ زندگی گزرا - سلمان کو رحیم ایک بھائی کا

طرح تھا۔ اسی طرح رحیم کو بھی۔

سلمان اور رحیم اپنی کلاس میں اوّل تھا۔ ساری بچے رحیم سے بات کرنے لگی۔ سب بچے رحیم کا دوست ہونے لگا۔ اس سب کا وجہ سلمان ہے۔ سلمان کا مدد اور پیار ہے رحیم کو اسی طرح آنے کی وجہ۔

رحیم نے سبھی وقت سلمان سے کہتا تھا۔ "سلمان م تو میرا جان ہے۔ تو میرا جگری دوست ہے"۔ اس سب سن کر سلمان مسکراتے ہوئے کہتے تھے "مجھے بھی ہے میرا پیارا دوست"۔

زمانہ گزر گیا۔ لیکن اب بھی رحیم اور سلمان دوست ہے۔ دونوں آج اونچے کلاس میں پڑھتے ہے۔ اب بھی دونوں ایک ساتھ بیٹھ کر خوشی مناتا ہے۔ رحیم کو سلمان سے بنا جینا نہیں سکتا۔ اسی طرح سلمان کو۔ دنیا میں اسی طرح کوئی دوست نہیں۔

چاند کو تارا کے جیسے آسمان کو زمین کے جیسے تتلیوں کو پھولوں کی جیسے رحیم کو سلمان پیارے تھے۔

زمانہ پھر بھی گزر گیا - زمانہ کے گزر کے ساتھ سماج اور دونوں جگری دوست بھی بڑھنے لگی - سماج میں بہت فرق آئی - سب نیا سماج کے ساتھ چلا -

آہستہ آہستہ رحیم کو بھی کچھ فرقیں آئی - اپنی جگری دوست سلمان سے وہ دور جانے لگا - رحیم ایک بری دوستی کے بیچ میں پڑنے لگا - سلمان اس سے کئی بار کہا کہ "آپ ایک اچھا بیٹا ہے تم اب کی پرواز کے انتظار ہے - اسلیے آپ خوب سے بڑھ کر ایک نوکری خرید کر اس ماں باپ کو دیکھیں" -

لیکن یہ سب رحیم کو اچھا نہیں لگا - وہ کہتا تھا "اے .. سلمان، مجھے سب معلوم - تم مجھ کو بڑھنے کے لیے نہیں آنا - سمجھا؟" لیکن سلمان نے اس کو ایک لطیفہ کے طرح لیا - اپنی جگری دوست ہے رحیم - اسلیے سلمان نے سب معاف کیا -

لیکن آہستہ آہستہ رحیم تمباکو کے استعمال بھی کرنے لگا - رحیم کا نیا دوستوں اچھا نہ تھا - وہ سب رحیم

KERALA PROGRAMME COMMITTEE ...2017

کو برباد کرنے چاہتا - لیکن رحیم اس سب نہیں جانتا
تھا - وہ تمباکو کے استعمال سے برباد کرنے لگا -
لیکن بیچارے سلمان ، اس سب نہیں جانتا تھا - سلمان
اس بات جانتے ہے تو وہ اپنی دوست کو تمباکو کے
بری طرف کے بارے کہہ کر سمجھتا تھا - لیکن کیا کروں؟
آہستہ آہستہ رحیم کو پڑھنے کے لیے آتا نہیں سکتا -
وہ پڑھنے کی بات میں پیچھے آنے لگا - وہ تمباکو کے استعمال
سے سکھ ملنے کا موقعہ کو انتظار کرنے لگا -
رحیم کے پاس بیٹھی بیچارے سلمان اس سب نہیں
جانتا تھا -
ایک دن رحیم کلاس میں سونے دیکھ کر ٹیچر
نے رحیم کے ماں باپ کو بلوایا - اس وقت ہے سب
سمجھا کر رحیم کو تمباکو کا استعمال ہے - رحیم کے
ماں باپ رونے لگے - اپنی بیٹے کا برا حالت دیکھ کر
وہ بہت غم کرنے لگے - لیکن اسی سے بہت غم
سلمان کے دل میں تھا - سلمان کو اپنی دکھ کے بارے

کسی سے کہنے نہ سکتا- ایک دن رحیم کی ماں سلمان کو دیکھنے کے لیے آیا اور سلمان سے کہا "بیٹا سلمان، تم اور رحیم ہم کو ایک جیسے ہیں- ہم دونوں بوڑھے ہو رہے ہیں- لیکن تم اور رحیم نو جوان ہے- تم کو بہت فرض ہے اس سماج میں اور اس ملک میں- اسلیے تم نے رحیم سے بات کریں- ہم رحیم کو چاہتے ہیں- مجھے کے لیے تم اس بات سنو بیٹا..... سنو بیٹا.... سنو.... بیٹا...."

اتنی کہتے ہی رحیم کی ماں کی آنکھیں بند ہو رہی تھی- رحیم کی ماں اس دنیا سے بہت دور گیا- سلمان کو بہت دکھ آئی- رحیم کے وجہ سے اس کی ماں گیا- سلمان رحیم کے پاس گیا- رحیم سے پورا بات بتانے کے لیے-

لیکن رحیم اپنی ماں کی ~~حالت~~ موت کے بارے نہیں معلوم تھا- وہ ایک نیا دنیا کے سکھ میں چلتا تھا- اس وقت سلمان وہاں آیا اور کچھ بات کہنے لگا-

آخر سلمان نے کہا "رحیم، میرا دوست، تم اس
تمباکو اور یہ بری دنیا چھوڑ دو....."

اس سنتے ہی رحیم کو غصہ آیا - وہ سلمان کو
مارا - بہت بہت مارا - لیکن سلمان نے رحیم کو نہ
مارا - کیوں کہ رحیم ان کا جگری دوست تھا -

آخر وہ بھی چلا..........

سلمان بھی اس دنیا سے گیا - ایک دور جگہ میں،
جیتے ہوئے لوگ ابھی تک دیکھتا نہیں اس جگہ کو -

سلمان نے رحیم کے ماں کے پاس گیا -

سلمان کے ماں باپ کو اس غم کو دیکھنے کے لیے
قوت نہ تھا -

'زمانہ پھر بھی گزر گیا.......'

آج ایک اسپتال کے سامنے ایک آدمی دوڑنے
کو ہم کو دیکھا - اس آدمی چلاکر اس اسپتال کے
چاروں طرف دوڑا رہا تھا - تو تین آدمی نے اس
کو پکڑ کر اسپتال کے اندر ہی جانے رہے تھے -

وہ آدمی رحیم تھا - آج رحیم کو اپنی عقل مند ہو رہی تھی -

PROGRAMME COMMITTEE

اس کو آج کسی آدمیوں کو یاد نہیں تھا۔

تمباکو کا استعمال اس کا عقل مند کو لیکر گیا۔

آج رحیم ایک بات صرف یاد رہتی ہے۔ صرف ایک

بات۔ رحیم کا زندگی کا اچھا زمانہ دی گئی ایک

آدمی - اپنی بچپن سے ساتھ چلنے وہ آدمی...

وہ اچھا دوست کو صرف یاد کرتا تھا۔ سلمان کو۔

اسلیے اسپتال میں بیٹھ کر وہ اب بھی کہتا ہے

"وہ میرا جگری دوست تھا...!